ما شاء الله لا قوة الا بالله
بفضل خالق کائنات دو رسالہ مسائل ضروریہ صلوۃ مفید طلاب سعادت آیات یعنی
محاسن العمل افضل الثواب
از تصنیف شریف فقیہ فقید المثیل مولانا مفتی محمد عنایت احمد صاحب مدظلہ الظلیل باہتمام [illegible] محمد عبد الرحمن
در مطبع نظامی واقع کانپور ۱۲۷۱ مطبوع گردید

فہرست رسالہ محاسن العمل الافضل مع التتمات

فہرست التتمات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فَرَضَ الصَّلٰوۃَ وَعَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الصَّلٰوۃُ بڑا احسان ہی خدای تعالی کا کہ اوسنے اپنے بندون پر نماز فرض کی اور اپنے کلام پاک مین جابجا ادای نماز کی تاکید کی نماز کے سبب سے بہت ستھرائی اور پاکیزگی آدمی کو حاصل ہوتی ہی اور کثافت ظاہری اور باطنی دفع ہوتی ہی اور آخرت مین بہت بڑے بڑے درجہ نمازیون کو ملینگے اور جو نماز نہین پڑہتے اُن پر عذاب سخت ہوگا اکثر لوگ بسبب بے علمی اور ناواقفی کے نماز سے محروم رہتے ہین بعضے بالکل نہین پڑہتے اور بعضے پڑہتے ہین مقید نہین ہوتے اور بعضے شرائط اور آداب نماز مین جو ضروری ہین کوتاہی کرتے ہین ایسی کہ نماز بری ہی نہ پڑہنے کے برابر ہوتی ہی اس واسطے زبان اُردو مین یہ رسالہ لکھا جاتا ہی مشتمل اوپر چار فصلون کے **فصل اول** بیان ثواب نماز مین **فصل دوم** تارک صلوۃ کے عذاب اور برائی کے بیان مین **فصل سوم** ایسے مسائل کے بیان مین جنکی ناواقفی کے سبب سے لوگ نماز چھوڑتے ہین **فصل چہارم** تعدیل ارکان اور قومہ اور جلسہ کے بیان مین

فصل اول بیان ثواب نماز مین

فرمایا خدای تعالی نے اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ یعنی درست پڑہو نماز اور دو زکوۃ اور رکوع کرو ساتھ رکوع کرنے والون کے جابجا خدای تعالی نے اسی طرح اقامت صلوۃ

کی تاکید فرمائی ہی مطلب اقامتِ صلوٰۃ سے یہ ہی کہ نماز خوب ٹھیک مع شرائط اور آداب کے
[illegible] ہے اور اسی لیے صرف صلّوا نفرمایا یعنی نماز پڑھو اقیموا الصلوٰۃ فرمایا یعنی درست ٹھیک کرکر
[illegible] پڑھو اور وارکعوا مع الراکعین سے تاکید جماعت کی ہی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ
طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذَّاکِرِیْنَ یعنی قائم
کر نماز دونو طرف دن کے اور کچھہ رات مین بیشک نیکیان لیجاتی ہین برائیون کو یہ یادگاری ہی
یاد رکھنے والون کو اس آیت مین پانچو نمازون کا ذکر ہی اول طرف دن کی صبح کا وقت ہی اور
دوسری طرف دن کی مابعد زوال ہی جس مین ظہر اور عصر کی نماز ہی اور رات کی نماز مین ہین نماز
مغرب اور نماز عشا خدای تعالیٰ نے فرمایا کہ پانچو وقت کی نماز پڑہنے مین یہ فائدہ ہی کہ گناہ دور
ہوجاتے ہین اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ بیشک نماز روکتی ہی
بیحیائی کی باتون سے اور سب برے کامون سے مطلب یہ ہی کہ نماز کی برکت سے آدمی کو جسطرح
صفائی ظاہر کی حاصل ہوتی ہی کہ بدن اور کپڑا پاک صاف رہتا ہی اور نجاست کے اختلاط سے آدمی
بچا رہتا ہی اسی طرح دل مین نمازی کے ایک ایسا نور ہو جاتا ہی کہ اوسکو برے کامون سے
بچاتا ہی اور یہ بات تجربہ مین بہی ظاہر ہوتی ہی فی الواقع نمازی آدمی کو بہ نسبت بے نمازیون کے
گناہون سے اور بیحیائی کی باتون سے زیادہ احتراز ہوتا ہی اور صحیحین مین ہی فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو خطاب کر کے اگر تم مین کسی شخص کے دروازے پر ایک نہر جاری ہو
اور وہ شخص اوس نہر مین ہر روز پانچ دفعہ نہاوے کیا اسکے بدن پر کچھہ میل باقی رہیگا اصحاب نے
عرض کیا کہ کچھہ بہی نہین آپ نے فرمایا کہ یہی حال ہی پانچ نمازون کا کہ انکے سبب سے اللہ تعالیٰ
گناہون سے پاک کرتا ہی اور صحیحین مین عبد اللہ بن مسعود رض سے روایت ہی کہ مینے جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون عمل سب اعمال مین اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہی آپ نے فرمایا کہ
نماز اپنے وقت پر یعنی نماز کا وقتِ مستحب مین پڑہنا اس کے برابر اللہ تعالیٰ کو کوئی عمل نیک پسند نہین
امام احمد اور ابو داؤد نے عبادہ بن صامت رض سے روایت کی ہی کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ پانچ نمازین ہین جو اللہ نے فرض کی ہین جو شخص اچھی طرح وضو کر کے ان پانچو کو اپنے وقت پر
پڑہے اور رکوع پورا کرے اور عجز و نیاز کے ساتھہ ادا کرے اس سے اللہ تعالیٰ کا عہد ہی کہ اسکے گناہ بخش دے

اور جو ایسا نکرے تو اللہ کا اُسکے ساتھ عہد نہین چاہے اُسے بخشے اور چاہے عذاب کرے
اور امام احمد نے حضرت ابوذر رضہ سے روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاڑے کے ایام مین ان
دنون مین جن دنون مین پتے گرتے ہین ایک درخت کی دو ڈالیان پکڑین اور انکو خوب ہلایا پتے
خوب جھڑنے لگے پھر آپ نے فرمایا کہ جو بندہ مسلمان خالصاً للہ نماز پڑہتا ہی اُسکے گناہ ایسے
جھڑتے ہین جیسے اس درخت کے پتے **ف** جماعت سے نماز پڑہنے کی اور مسجد مین [illegible]
کی بڑی تاکید ہی اور بڑا ثواب ہی صحیح حدیث مین آیا ہی کہ جس آدمی کا دل مسجد سے لگا رہتا ہی
جب مسجد سے نکلتا ہی اُسکے دل مین یہ بات ہوتی ہی کہ پھر مسجد مین آؤنگا یعنی پانچو وقت کی
نماز مسجد مین پڑہتا ہی اوسکو خدای تعالی اپنے عرش کے سایہ کے تلے جگہہ دیگا اوس
دن کہ سوا خدا کے سایہ کے اور کہین سایہ نہوگا یعنی قیامت کے دن اور بہی صحیح حدیث مین
آیا ہی کہ جوکوئی چالیس دن نماز جماعت سے پڑہے اس طرح کہ تکبیر تحریمہ اوس سے فوت نہو
یعنی پہلے تکبیر سے امام کے ساتھ ہو تو لکھہ لیجاتی ہی اُسکے لیے نجات دو باتون سے
نفاق سے اور دوزخ سے یعنی وہ شخص ضعف ایمان سے ہمیشہ محفوظ رہیگا اور دوزخ
مین ہرگز نجائے گا **ف** صحیح مسلم مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو
شخص نہا کے جمعہ کے لیے مسجد مین جا کے نماز پڑہے جو خدا نے مقدر کی ہی یعنی نفل
اور قبل جمعہ کے سنت اور چپ رہے امام کے خطبہ پڑہنے تک پھر امام کے ساتھ نماز
پڑہے اُسکے گناہ بخشے جاوینگے جو درمیان اوس جمعہ کے اور دوسرے جمعہ کے
ہوئے ہون اور تین دن زیادہ کے اور دوسری روایت مسلم مین اور ہی کہ جو اچھی طرح وضو کر کے
مسجد مین جمعہ کے لیے جاوے اور خطبہ کے وقت چپکا رہے اُسکے سب گناہ اوس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک
اور تین دن اور کے بخشے جاوین گے

فصل دوسری بے نمازون کے عذاب کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے يَتَسَاءَلُونَ عَنِ الْمُجْرِمِينَ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ
یعنی اہل جنت دوزخیون سے پوچہینگے کہ کس چیز نے پہنچایا تمکو دوزخ مین وہ کہینگے کہ
ہم نماز نہین پڑہتے تہے اس آیت سے ثابت ہوا کہ نماز نہ پڑہنا سبب ہی عذاب جہنم کا اور

فویل للمصلین الذین ہم عن صلاتہم ساہون یعنی پس خرابی ہی ان نمازیوں کی

جو اپنی نماز سے غافل ہین یعنی قضا کرتے ہین یا تنگ وقت پڑھتے ہین جاننا ف

چاہیے کہ ویل کلمہ عذاب کا ہی یا ایک وادی ہی جہنم مین یعنی جو لوگ نماز سے غفلت

کرتے ہین اونکو عذاب ہوگا اور جہنم مین پڑینگے اخرج احمد اور دارمی نے عبد اللہ بن عمرو

بن عاص سے روایت کی ہی کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی محافظت

کرے اوپر نماز کے ہوگا واسطے اوسکے قیامت کے دن نور اور دلیل اور نجات اور

جو شخص نماز پر محافظت نکرے اوسکے واسطے قیامت کے دن نہ روشنی ہوگی اور نہ دلیل

اور نہ نجات اور وہ قیامت کے دن قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا

ف محافظت نماز کے معنی یہ ہین کہ پانچو وقت کی نماز پڑھے کسی وقت کی قضا نکرے

اور ہر نماز کے فرائض اور واجبات اور سنن کا لحاظ رکھے کوئی فوت نہونے پاوے

ف قیامت مین پل صراط پر اندھیرا ہوگا مسلمانون کو نور ملیگا اور کافر اور منافق

پھنسینگے اور جہنم مین گر پڑینگے سو نمازی کو وہ نور ملیگا اور بے نمازی کو نہ ملیگا اور دلیل سے

مراد یہ ہی کہ مسلمان کو اللہ تعالی بوقت حساب کے اپنی بات کی دلیل تلقین کریگا کہ اوسکے

سبب سے اوسے نجات ملیگی سو نمازی کو وہ دلیل تلقین ہوگی اور نجات پاوے گا اور

بے نمازی کو وہ دلیل تلقین نہوگی اور نجات نپاویگا ف اس حدیث سے ثابت ہوا

کہ بے نمازی کو بڑا عذاب سخت ہوگا اور نماز نہ پڑھنا گویا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اور پیغمبرون سے

دشمنی کرنا ہی اسی واسطے آپ نے فرمایا کہ بے نماز ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی

بن خلف کے ہوگا اور یہ بڑے کافر سخت تھے قارون اور فرعون اور ہامان حضرت موسی

علیہ السلام کے دشمن تھے اور ابی بن خلف کافر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

دشمن تھا اور ہمیشہ آپ کو تکلیف دیتا اور اوس نے ایک گھوڑا پالا تھا سو آپ سے کہتا تھا کہ

مین نے یہ گھوڑا تمہارے قتل کے لیے پالا ہی اسی پر سوار ہو کر مین تمہے قتل کرونگا آپ نے

فرمایا مین ہی تجھے قتل کرونگا انشاء اللہ تعالی چنانچہ جنگ احد مین آپ کے ہاتھ سے زخمی ہوا

اور اوسی زخم سے مکہ کو پھرتے ہوئے راہ مین واصل جہنم ہوا ف بیہقی نے ابن

فائدہ ... نماز

قصہ ابی بن خلف کافر کا ...

عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ ایک بار مین [بدر کی طرف] رات کے وقت جاتا تھا

ابی بن خلف [...] تھا یکبارگی ایک آگ مشتعل ہوئی زمین سے اوسکے متصل گیا دیکھا کہ [اوس آگ مین ایک آدمی]

زنجیرون مین بندہا ہوا اوس آگ مین سے نکلنا چاہتا ہی اور [...] کہتا ہی کہ مین پیاسا ہون [...]

شخص کہتا ہی کہ اسے پانی مت دیجیو یہ مقتول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ابی بن خلف تھا

بے نمازی کے لیے بڑا محل خوف ہی کہ وہ [ساتھ] [...] کافر کے ٹھہرا اسکے لیے ایسا عذاب [...]

اور دنیا مین بھی خدا تعالی نے اوسکی صورت عذاب کو دکھایا اور ابن ماجہ نے ابی درداء رضی [...]

روایت کی ہی کہ مجھکو میرے محبوب یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی کہ تو اللہ کا

شریک مت کر اگرچہ تیرے ہاتھ پانو کاٹے جاوین یا تو جلایا جاوے اور کوئی نماز ترک

مت کر جو شخص نماز عمدا ترک کرے اوسکی بخشش اللہ تعالی کے ذمہ نہین اور شراب مت پی

اسواسطے کہ شراب کنجی ہی سب برائیون کی اور طبرانی نے عبداللہ بن قرط سے روایت کی ہی

کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ پہلے قیامت مین نماز کا حساب ہوگا

اگر نماز اچھی نکلی تو اور سب عمل بھی اچھے ہو جاوینگے اور جو نماز ٹھیک نہوئی تو اور عمل بھی ٹھیک نہونگے

شرح برزخ مین لکھا ہی کہ بغداد مین ایک امیرزادی کا انتقال ہوا بعد جان نکلنے کے جب

لوگون نے اوسکی نعش کو چادر سے ڈہک دیا پھر جب واسطہ تجہیز و تکفین کے چادر کہولی دیکھا

کہ ایک سانپ کالا اوسکے منہ مین گھسا ہوا تھا اور دم اوسکی سارے بدن سے لپٹا تھا لوگون نے

چاہا کہ اوس سانپ کو مارین اوس میت کے باپ نے کہا کہ یہ سانپ ایسا نہین ہی کہ مارا

جاوے یہ سانپ غضب الہی کا معلوم ہوتا ہی بعد اوسکے اوس نے سانپ کے متصل جاکے

کہا کہ مین جانتا ہون کہ تو خدا کے حکم سے آیا ہی لیکن ہم لوگ بھی مامور ہین اس بات کے کہ

موافق سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تجہیز و تکفین میت کی کرین اگر تو ہمکو اتنی مہلت دے

کہ ہم یہ سنت بجا لائین تو اچھی بات ہی یہ سنتے ہی وہ سانپ اوس لڑکی سے الگ ہوکر گھر کے

ایک کونے مین جا بیٹھا جب اوسے غسل دیکے کفن پہنا کے چارپائی پر لٹایا اور چاہا کہ جنازہ

اوٹھاوین وہ سانپ جھپٹکے پھر اوس میت سے ویسے ہی جا چمٹا یہان تک کہ اوسکے ساتھ

دفن ہوا لوگون نے اوس لڑکی کے باپ سے پوچھا کہ کون گناہ یہ لڑکی کیا کرتی تھی کہ

اوسکے سبب سے ایسا عذاب شدید نمایان اسپر ہوا اوسنے کہا کہ اور تو کوئی گناہ یہ نہین
تھے مگر کبھی کبھی نماز قضا کر دیا کرتی تھی انتہی جو لوگ کہ نماز مین سستی کرتے ہین اور قضا کرنے
نماز کا بال نہین رکھتے وہ ڈرین کہ ایسے عمل کا ایسا عذاب ہی **تنبیہ** جماعت مین حاضر نہونا بہت
بڑے گناہ کی بات ہی امام احمد نے روایت کی ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اس بات کا خیال ہوتا ہی کہ عورتین اور لڑکے بالے ناحق جل جاینگے نہین تو مین عشا کی نماز
پڑہانے اپنے غلامون کو حکم کرتا کہ جو لوگ مسجد مین جماعت کیلیے حاضر نہین ہوے اونکے گہر جلا دینا
ف جمعہ کی نماز نہ پڑہنا بڑے گناہ کی بات ہی نماز جمعہ نہ پڑہنے والون کے لیے بھی آپنے
فرمایا تہا کہ میرے جیمین آتا ہی کہ اونپر اونکے گہر جلا دون رواہ مسلم اور بہی صحیح مسلم مین ہی کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز جمعہ چہوڑنے والے اگر ترک جمعہ سے باز نہ آوینگے تو خدا تعالی اونکے دلونپر مہر کردیگا

فصل تیسری ایسے مسائل کے بیان مین جنکی ناواقفی کے سبب سے لوگ نماز چہوڑ دیتے ہین

نماز کے مسائل ضروریہ سیکہہ لینا سب مسلمانون پر فرض ہی اور اکثر اردو کے رسائل مثل راہ نجات وغیرہ
مین مذکور ہین اور خدا تعالی نے اپنے پیغمبر حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کے دین مین کوئی بات مشکل نہین رکہی ہی
نماز کے احکام مین بہت ہی آسانی ہی بہت مسائل آسانی کے ایسے ہین کہ عوام لوگ اون سے
واقف نہین ہین اس سبب سے بیشتر اوقات نماز پڑہنا اونکو مشکل ہوتا ہی اون مسائل سے مطلع
کرنا ضرور ہی اسواسطے ایسے مسائل اس مقام پر لکہے جاتے ہین **مسئلہ** جسطرح وضو کی عوض جبکہ
پانی نہ ملے یا بسبب بیماری کے پانی کا استعمال نکرسکے حکم تیمم کا ہی اسی طرح غسل کے عوض بہی
حکم تیمم کا ہی اکثر لوگ جب بیماری مین اونکو حاجت غسل کی ہوتی ہی نماز چہوڑ دیتے ہین حالانکہ
چاہیے جب تک نہانا اونکو ضرر کرے تب تک تیمم سے نماز پڑہا کرین اگر وضو ضرر کرتا ہو تو وضو
کیا کرین اور نہانے کی عوض تیمم کر لین اور جو وضو اور غسل دونو ضرر کرتے ہون تو دونو کے عوض
تیمم کر لین اور دونو کے لیے ایک تیمم بہی کفایت کرتا ہی اور تیمم غسل کا بہی ویسا ہی ہی جیسا
تیمم وضو کا یعنی ایکبار دونو ہاتہہ مٹی پر مار کر سارے منہ کا مسح کرے اور دوسری بار دونو ہاتہہ
مٹی پر مار کر دونو ہاتہونکا کہنیون تک مسح کرے **مسئلہ** اگر آدمی کو رات کو نہانے کی حاجت ہو

اور وہ بالیقین یہ سمجھے کہ اگر مین گرم پانی سے بہی نہاونگا اور بعد نہانے کے اوڑہ لیٹ رہونگا
تو بہی مین بیمار ہو جاؤنگا اور اگر مین دہوپ مین دن چڑہے نہاؤنگا تو مجکو ضرر نکریگا یعنے ایام سرما
ہونگا یا بسبب مسافرت یا مفلسی کے گرم پانی نہین مل سکتا اور اوس وقت سرد پانی سے
نہانے سے بیمار ہوجانے کا خوف ہی تو اوسکو چاہیے کہ فجر کی نماز کیواسطے غسل کے عوض تیمم کرے
اور وضو کر لے اور دن چڑہے نہا لے اکثر لوگون کی عادت ہی کہ ایسی صورت مین فجر کی نماز بالقصد
قضا کر لیتے ہین اور دن چڑہے نہا کے نماز قضا پڑہتے ہین اگر نہانے سے خوف بیمار ہو جانیکا
نہو تو خدا کا خوف کر کے چاہیے کہ اوسیوقت نہا کے فجر کی نماز پڑہے اور اگر خوف بیمار ہو جانیکا
ہو تو تیمم کر کے نماز پڑہے نماز کا چہوڑنا ہرگز جائز نہین **ف** عورتون کے مزاج اکثر ضعیف ہوتے ہین
اور بہتیری عورتون کو نزلہ کا خلل ہوتا ہی اور اونکو رات مین نہانا مضر ہوتا ہی اوسکے سبب مرض
ہوجاتا ہی اور بسبب ناواقفیت کے مسئلہ سے نماز چہوڑ دیتی ہین اس مسئلہ سے عورتون کو ضرور
مطلع کر دینا چاہیے **مسئلہ** جس آدمی کے اکثر اعضای وضو کو پانی پہنچانا ضرر کرے مثلا
دونو ہاتہہ اور دونو پانو مین بسبب زخمون کے یا پہوڑون کے یا بسبب درد یخ کے پانی ضرر
کرتا ہی اور منہ کو پانی ضرر نہین کرتا اوس شخص کو چاہیے تیمم کرے اور اگر اکثر اعضا کو پانی ضرر
نہین کرتا بعض کو ہی ضرر کرتا ہی مثلا دونو پانو مین یا ایک مین بسبب درد یخ کے یا زخم کے
پانی مضر ہی اور منہ کو اور دونو ہاتہون کو مضر نہو تو جس عضو کو پانی ضرر کرتا ہی اوس پر مسح کر لے
اور باقی کو دہو لے **مسئلہ** اگر اکثر بدن کو پانی پہنچانا ضرر کرے اور نہانے کی حاجت ہو
تو تیمم کر لے اور جو اکثر بدن کو پانی ضرر نہین کرتا کسی عضو کو ضرر کرتا ہی مثلا بسبب زخم کے یا
نزلہ اور زکام کے سر پر پانی ڈالنا مضر ہی اور سارے بدن کو مضر نہین تو سر پر مسح کر لے اور
باقی بدن پر پانی بہا لے **مسئلہ** اگر آدہے بدن کو پانی مضر ہو اور آدہے کو نہو تو فتاوی
عالمگیری مین لکہا ہی کہ صحیح یہ ہی کہ وہ شخص بہی تیمم کر لے **مسئلہ** عورت کو غسل مین کچہ ضرورت
کہولنے گوندہے ہوئے بالون کی نہین ہی یہی کافی ہی کہ بالون کی جڑون مین پانی پہنچا لے
اور اوپر سے پانی بہا لے **ف** فرض غسل مین تو یہی ہی کہ ایکبار کلی کرے اور ایک بار
ناک مین پانی ڈالے اور ایکبار پانی سارے بدن پر بہا لے اور سنت یہ ہی کہ پہلے دونو ہاتہہ

[illegible] ہے پہر بدن پر اگر نجاست لگی ہو دہو ڈالے پہر وضو کرے پہر بدن پر تین بار پانی بہاوے
لیکن اگر [illegible] ی جانے کہ تین بار پانی بہانا مجہے ضرر کریگا ایکبار ضرر نکریگا اور بہی دیر تک بدن کا کہلا
رہنا ضرر کریگا تو ایکبار ہی بدن پر پانی بہاوے اور صرف فرض غسل پر اکتفا کرے اکثر اوقات باعث
محرومی نماز سے یہ بات بہی ہوتی ہی کہ لوگ یہ سمجہتے ہین کہ جب تک تین بار پانی نبہاوین اور سب طریقہ
سنت ادا نکرین غسل نہین ہوتا اس لیے یہ مسئلہ لکہدیا کہ بشیتر اوقات صرف فرض غسل پر اکتفا کرنا
بہتر ہی **مسئلہ** اگر کسی عضو پر بسبب پہوڑے یا زخم کے پٹی بندہی ہوا ور کہولنا اوسکا ضرر کرتا ہو
تو پٹی پر مسح کرلے **مسئلہ** تیمم دو قسم کی چیزون پر جائز ہی ایک مٹی پر اور اون چیزون پر جو بحکم شرع
مثل مٹی کے قرار دی گئی ہین اور وہ وہ چیزین ہین کہ آگ مین ڈالنے سے نہ پگہلین اور نہ جلکر
راکہہ ہون جیسے چونہ اور پتہر اور گچ اور اینٹ اور مٹی کے برتن پکے ہوے سو ایسی چیزون پر
تیمم کے لیے ہونا غبار کا شرط نہین سنگ مرمر کی پٹیان خوب سفید شفاف صاف ہو اور ذرا بہی
غبار اوسپر نہو اوسپر بہی تیمم کرنا جائز ہی اور اسیطرح مٹی کے گہڑے بدہنے اور دیوار پر آوے دوسری قسم
وہ چیزین ہین جو بحکم شرع مٹی کی جنس سے نہین ٹہرائی گئی ہین اور وہ وہ ہین کہ جلکر راکہہ
ہو جاوین جیسے کپڑا لکڑی وغیرہ یا پگہل جاوین جیسے سونا چاندی ایسی چیزون پر تیمم تب جائز ہی
جب اون پر غبار ایسا بیٹہا ہو کہ اگر آدمی اوسپر ہاتہہ پہیرے تو غبار ملکر الگ ہو جاوے اور پٹی
جگہہ نکل آوے اور صرف اتنے غبار سے کہ ہاتہہ مارنے سے گرد اوڑتی نظر آوے ان چیزون پر
تیمم جائز نہین یہ مسئلہ درمختار اور اور معتبر کتابون مین لکہا ہی اور اکثر لوگ اس سے غافل ہین **مسئلہ**
جو پہوڑے یا پہنسی یا زخم کے منہ پر خون یا پیپ یا رطوبت ظاہر ہو اور بہے نہین وہ ناپاک نہین اور
اوس سے وضو بہی نہین جاتا اکثر آدمیون کا مرض خارش مین یہ حال ہوتا ہی کہ کہجلانے سے
بدن پر خراش ہو جاتا ہی اور اوسمین سے رطوبت ظاہر ہوتی ہی مگر بہتی نہین پر کپڑے مین لگ جاتی ہی
یا خراش پر کہرنڈ بندہ جاتا ہی اور کہجلانے سے کہرنڈ دور ہوکے رطوبت ظاہر ہوکے بہتی نہین
پر کپڑے مین لگ جاتی ہی اور دہبے پڑجاتے ہین سو ایسے دہبون سے اگرچہ قدر درم سے
زائد ہون کپڑا ناپاک نہین ہوتا اس واسطے کہ ایسی رطوبت جب تک بہے نہین اوس سے وضو
نہین ٹوٹتا اور جس چیز سے وضو نہین ٹوٹتا وہ چیز ناپاک بہی نہین ہی **مسئلہ** جنگل کا پانی اگرچہ

مسائل نجاست

اگرچہ تھوڑا ہوا اور حال اوسکی نجاست کا معلوم نہو تو وہ پاک ہی اکثر لوگ جنگل مین جہان اونکے کپڑون پر
پانی کی چھینٹین پڑجاتی ہین نماز چھوڑ دیتے ہین حال آنکہ اوس پانی کا ناپاک ہونا متحقق نہین **مسئلہ**
برسات مین شہر کی گلیون کا پانی کیچڑ نجاست خفیفہ ہی اور اوس سے کپڑا ناپاک تب ہوتا ہی جب بقدر
چوتہائی کے آلودہ ہوجاوے بلکہ اشباہ والنظائر مین فتوی اس بات پر لکہا ہی کہ مٹی کیچڑ گلیون کی
جس سے بچنا دشوار ہی پاک ہی پس گلیون کی مٹی کیچڑ کی چھینٹین پڑنے سے کپڑے کو ناپاک نہ سمجھنا
چاہیے **ف** یہ حکم گلیون کی کیچڑ مٹی کا ہی جس سے بچنا مشکل ہو نہ ایسی جگہ کی چھینٹون کا کہ
عین نجاست ہو جیسے سنڈاس کی یا پاخانہ کی موری کی کہ وہ نجاست غلیظہ ہین لیکن اوس سے بھی
ایک دو چھینٹ سے کپڑا ناپاک نہین ہوتا جب قدر درم یا زیادہ بدن یا کپڑے مین لگ جاوے
تو البتہ دہونا اوسکا ضرور ہی **مسئلہ** اگر ایک پاک کپڑا ایک نجس کپڑے تر مین لپیٹا جاوے
یا اوس سے ملا کے رکہا جاوے اور اوسکی تری کے سبب سے نمی اس پاک کپڑے مین
آجاوے لیکن تر نہو جاوے یعنی اگر اسکو نچوڑین تو کوئی قطرہ نہ ٹپکے نہ کچھ تری چھوٹے تو
یہ کپڑا ناپاک نہین ہوا **مسئلہ** جس آدمی کو ایسا مرض ہو جسکے سبب سے وضو اوسکا نہ ٹھہر سکتا ہو جیسے
جریان کا عارضہ ہو کہ ہر وقت قطرہ منی یا مذی کا آجاتا ہو یا سلس البول کا کہ پیشاب بے اختیار
نکل جاتا ہو اور ہر وقت قطرہ نکل آتا ہو یا اور کوئی اسیطرح کا عارضہ ہو تو اوس شخص کو چاہیے
کہ ہر وقت تازہ وضو کر لے وقت بہر اوس عارضہ سے اوسکا وضو نجائیگا اور جب تک اوسکو
وہ عارضہ رہیگا کپڑا اوسکا اوس عارضہ کے جہت سے ناپاک نہوگا بے وسواس اوس
کپڑے سے نماز پڑہے **ف** درمختار مین لکہا ہی کہ ابتداءً صاحب عذر ہونا آدمی کا تب ثابت
ہوتا ہی جب کہ سارے وقت نماز مین جلد جلد وہ عارضہ متحقق ہو مثلاً ظہر کے سارے وقت یا
مغرب کے سارے وقت مین اتنی فرصت نپاوے کہ چار رکعتین یا تین رکعتین بغیر نکلنے قطرہ
کے پڑہے سو جب ایسی حالت آدمی پر ایک بار طاری ہو وہ صاحب عذر ہوگیا جسکے لیے حکم یہ ہی
کہ وقت بہر اوس عارضہ سے اوسکا وضو نٹوٹے اور کپڑا اوسکا اوس عارضہ سے بے نماز
نہوا اور ہمیشہ ایسی حالت کا بعد اوسکے رہنا شرط نہین بلکہ صاحب عذر ہونے کے لیے یہی کافی
ہی کہ سارے وقت نماز مین ایکبار وہ عارضہ اوسکو ہوجاوے مثلاً قطرہ آجاوے اور صاحب عذر

ہونا دمع تب ہوگا جبکہ سارے وقت نماز مین ایکبار بہی وہ عارضہ نہو اکثر لوگون کی عادت ہی کہ جب
ایسے عارضون مین مبتلا ہوتے ہین نماز چہوڑ دیتے ہین اور کہتے ہین کہ وضو ہمارا نہین ٹہرتا یا کپڑا
پاک نہین رہتا ہم نماز کیسے پڑہین سو اس مسئلہ کو خوب سمجھہ لین اور جان لین کہ طہارت و
نجاست خدا کے حکم سے ثابت ہوتی ہی سو جب خدا نے حکم دیا کہ وقت بہر اوس عارضہ سے
وضو نٹوٹیگا اور کپڑا اوس عارضہ سے کبہی ناپاک نہوگا پہر وہم کرنا اور وسواس کرنا نادانی کی بات ہی

بیان مذمت ترک نماز کا بسبب نوکری کچہری کے

تنبیہ اکثر لوگ ہی نماز اس طرح قضا کرتے ہین کہ کچہری مین نوکر ہوتے ہین وقت نماز کے
کچہری کے کام مین مشغول رہتے ہین اوٹہکر نماز نہین پڑہ لیتے سو نوکران کچہری دو قسم ہین ایک
حکام جیسے منصف صدر امین صدر الصدور ڈپٹی کلکٹر دوسرے عملہ کے لوگ جیسے منشی
سررشتہ دار محرر حکام کو تو اپنے کام مین اختیار ہوتا ہی جسوقت جی چاہے اوٹہکر نماز پڑہ لین
بحال محرومی قسمت اور ضعف ایمان کی بات ہی کہ باوجود اختیار اور عدم مانع کے نماز نہ پڑہے
اور عملہ کا حال یہ ہی کہ حاکمان زمانہ صوم وصلوۃ سے مانع نہین ہین اور جو لوگ کہ نماز پر مستعد ہین
حال آنکہ عہدہ سررشتہ داری اور منشی گری وغیرہ پر جو روبروی حاکم رہنے کے کام ہین مامور ہین
نماز قضا نہین کرتے اور بوقت آنے نماز کے موقع سے جاکر نماز پڑہ لیتے ہین سب مسلمان
بہائیون کو خدا تعالی توفیق دے کہ ایسے عذر کو حیلہ قرار دیکے نماز نچہوڑین اور نماز چہوڑنے والیکے
عذابون پر جو فصل دوم مین مذکور ہوئے ہین لحاظ کرکے ڈرین اور جب آدمی دین کی بات پر مستعد
ہوتا ہی اور ہمت اوسکے لیے مضبوط کر لیتا ہی تو خدا تعالی اوسکی مدد کرتا ہی اور اوس کام کا انجام

حکایت منشی فوجداری درباب برکت نماز

اوسے بخوبی ہوتا رہتا ہی ایک آشنا ہمارے کہ وہ زمانہ سابق مین محکمہ فوجداری مین منشی تہے
ذکر کرتے تہے کہ جب تک ہمنے اہل علم کی صحبت نہین پائی تہی جب کچہری مین حاکم کے سامنے
نماز کا وقت آتا تو ہم اس خوف سے کہ اگر نماز کے لیے روبروی حاکم سے جاوینگے تو حاکم ہمے
موقوف کر دیگا نماز قضا کر دیتے تہے اور جب بدولت صحبت علمای دین کے نماز پر ہم خوب
مستقیم ہوئے تو بوقت آنے نماز کے بے تکلف اجلاس سے نماز کو چلے جاتے تہے حاکم کو
اس بات کا خیال ہوتا تہا کہ اگر ہم اس باب مین انسے کچہ کہینگے تو یہ ہماری نوکری چہوڑ
دینگے فی الواقع دین پر مستعد ہونے سے آدمی کا ایک رعب اورون پر ہو جاتا ہے

فصل چوتھی تعدیل ارکان اور قومہ اور جلسہ کے بیان مین

تعدیل ارکان کے معنی ہین رکوع اور سجدہ مین ٹھہرنا اور قومہ کے معنی ہین کھڑا ہونا بعد رکوع کے
اور جلسہ کے معنی ہین دونون سجدون کے درمیان مین بیٹھنا اکثر آدمی نماز مین ایسی جلدی
کرتے ہین کہ رکوع اور سجود اچھی طرح ادا نہین کرتے اور رکوع کے بعد سیدہا کھڑا ہو کے نہین
ٹھہرتے سجدون کے درمیان مین اچھی طرح بیٹھنے نہین لیتے سو ایسی نماز ہونی نہونی برابر ہوتی ہی
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے اسی طرح کی نماز پڑہی آپ نے فرمایا
کہ تو نماز پڑہ تو نے نماز نہین پڑہی پھر اوسنے ویسی ہی پڑہی پھر ویسا ہی ارشاد کیا پھر اوسنے
ویسی ہی پڑہی پھر ویسا ہی ارشاد کیا تیسری بار یا چوتھی بار اوسنے کہا مجھے ارشاد کیجیے کہ کیسی
نماز پڑہون آپ نے نماز پڑہنے کی ترکیب مین ارشاد فرمایا کہ جب تو رکوع کرے تو خوب اطمینان سے
ٹھہر اور جب رکوع سے سر اوٹھاوے تو خوب سیدہا اچھی طرح سے کھڑا ہو لے پھر جب سجدہ کرے
خوب اطمینان سے سجدہ مین ٹھہر پھر جب سجدے سے سر اوٹھائے تو خوب اطمینان سے
دونو سجدون کے درمیان مین بیٹھ لے پھر دوسرے سجدہ مین اچھی اطمینان سے ٹھہر انتہی
امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک رکوع اور سجود مین ٹھہرنا اور بعد رکوع کے اچھی طرح کھڑا
ہونا اور درمیان دونو سجدون کے بیٹھنا فرض ہی اور عینی شرح کنز مین مذہب امام ابو یوسف رح کو
مقام بیان تعدیل ارکان مختار لکھا ہی سو اس روایت کے موافق تو جو آدمی قومہ اور جلسہ نکرے
اوس کی نماز مطلقا نہین ہوتی اس واسطہ کہ ترک فرض سے نماز بالکل باطل ہو جاتی ہی اور در مختار
مین تعدیل ارکان اور قومہ اور جلسہ سب کو واجب لکھا ہی اور واجب کے ترک سے بھی نماز
واجب الاعادہ ہوتی ہی یعنی اوس نماز کو پھر پڑہنا چاہیے سو بڑی نادانی کی بات ہی کہ آدمی
وضو کرے اور طہارت حاصل کرے اور نماز ایسی پڑہے کہ ہونا نہونا اوسکا برابر ہو صحیح بخاری مین
ہی کہ حضرت حذیفہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ ایسی ہی نماز پڑہتا تھا کہ رکوع سجود پورا نہین کرتا تھا
جب وہ نماز پڑہ چکا تو اوسکو بلا کے حضرت حذیفہ نے کہا کہ تو نے نماز نہین پڑہی اور اگر تو ایسی ہی
نماز پڑہتا مرے تو طریقہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ مرے گا اور امام مالک اور امام احمد نے روایت کی ہی کہ
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا کہ تم شراب خوار اور زناکار اور چور کو

کیسا سمجھتے ہو اونہون نے عرض کیا کہ خدا اور خدا کا رسول دانا ہی آپ نے فرمایا یہ سب گناہ ہین اور بے حیائی کی باتین اور اِنکے سبب سے عذاب ہوگا اور بُری چوری یہ ہی کہ آدمی اپنی نماز مین سے چورائے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ نماز مین سے کیسے چورائے آپ نے فرمایا کہ نماز کے رکوع و سجود کو پورا نکرے یعنی رکوع اور سجود اچھی طرح سے نکرے اور رکوع کے بعد اچھی طرح سے کھڑا ہو اور سجدہ سے اوٹھکر اچھی طرح نہ بیٹھے اور امام احمد نے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالی نہین قبول کرتا ہی اوس بندہ کی نماز جو رکوع اور سجود کے درمیان مین پیٹھ سیدھی کرکے خوب سیدھا نہین کھڑا ہوتا اور بعضے آدمی قیامت یہ کرتے ہین کہ قرارت مین ایسی جلدی کرتے ہین کہ ہرگز عقل مین نہین آتا کہ الحمد اور سورت اونہون نے پڑہی تو بسبب بیباکی اور بے احتیاطی کے ایسی عادت رکھتے ہین اور یہ نہین سمجھتے ہین کہ اس طرح کی نماز پڑہنا موجب وبال ہی **ف** بعضے آدمیون کی یہ عادت ہوتی ہی کہ فرض نماز مین تو تعدیل ارکان اور قومہ اور جلسہ کا لحاظ رکھتے ہین نوافل مین لحاظ نہین رکھتے سو یہ بڑی نادانی کی بات ہی نفل نماز ثواب کے لیے آدمی پڑہتا ہی اور ایسی نماز سے ثواب نہین ہوتا بلکہ موجب عذاب ہی خدا تعالی سب مسلمانون کو توفیق دے کہ نماز کی محافظت کرین اور ایسی نماز نہ پڑہین جو قبول نہو اور جسکے سبب سے مستوجب عذاب چوری کے ہون اور ببرکت اپنے حبیب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتمہ ہمارا بالخیر کرے اور ہمکو تایید دین متین اور احیای سنن سید المرسلین کی توفیق دے

خاتمہ یہ رسالہ ۱۲۸۳ ہجری مین تالیف ہوا اور خوبیان نماز کی کہ افضل الاعمال ہی اسمین مذکور ہین لہذا اسکا نام **محاسن العمل الافضل** رکھا گیا والمؤلف العبد المعتصم بذیل سید الانبیاء محمد عنایت احمد غفر لہ الصمد و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

تمت

خدا کے فضل سے رسالہ محاسن العمل الافضل کہ اسم بامسمی ہی تمام ہوا اور رسالہ تمات کہ تتمہ اور تکملہ پہلے رسالے کا ہی شروع ہوا حق یہ کہ جناب مصنف نے اس رسالہ تمات مین کمال کیا کہ دریا کو کوزہ مین بھرا حق تعالی ان دونو رسالونکو رواج بخشے اور جناب مصنف کو اجر جزیل عطا فرماوے